69836 ـ فقہی مذاہب اور عقدی فرقوں کا فرق اور بدعتی سے شادی کرنا

سوال

اہل سنت اور دوسرے مذاہب (مثلا شافعی مالکی حنفی حنبلی وغیرہ) میں کیا فرق ہے ؟
اور کیا اہل سنت و الجماعت کی لڑکی کسی دوسرے مذہب کے مرد سے شادی کر سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مالکی شافعی حنفی اور حنبلی اہل سنت والجماعت کے مدمقابل نہیں بلکہ ان کے مقابلہ میں تو عقیدہ کی گمراہی اور بدعتی فرقے مثلا اشعری اور متعزلہ اور ماتریدی و مرجئۃ اور صوفی وغیرہ آتے ہیں.

حنفی مالکی اور شافعی و حنبلی تو فقہی مدارس ہیں، اور ان کے آئمہ کرام اہل سنت و الجماعت میں شامل ہوتے ہیں بلکہ یہ آئمہ کرام تو اہل سنت کے قائد ہیں.

لیکن افسوس یہ ہے کہ ان فقہی مذاہب کے اکثر پیروکاروں نے آج عقائد میں اہل بدعت ضلالت کی پیروی کرنا شروع کر دی ہے، اس طرح اکثر شافعی اور مالکی اشعری بن چکے ہیں، اور اور اکثر احناف ماتریدی مسلك اختیار کر چکے ہیں، اور حنبلی لوگ غیر اہل سنت کے عقائد اختیار کرنے سے بچے ہیں، بلکہ ان میں بھی کچھ نے غلط طریقہ اختیار کر لیا لیکن ا نکی تعداد بہت کم ہے.

اصل میں تو مسلمان شخص کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سمجھ و فہم کے مطابق کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا چاہیے، رہا ان چار مذاہب یا کسی دوسرے مذہب کی پیروی کرنا مندوب اور واجب نہیں، کسی بھی مسلمان شخص کو ان مذاہب میں سے کسی ایك معین مسلك کی اتباع نہیں کرنی چاہیے، بلکہ جو شخص ہر مسئلہ میں کسی معین مسلك اور کسی ایك مسلك کی اتباع کرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے، اور وہ متعصب کہلائیگا اور وہ اندھی تقلید کر رہا ہے " انتہی

ھل المسلم ملزم باتباع مذہب معین من الذاہب الاربعۃ للمعصومی صفحۃ نمبر (38).

اگر کسی مسلمان شخص کے پاس کتاب و سنت سے احکام استنباط کرنے کا علم نہیں تو مذاہب اربعہ کی پیروی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب اس کے سامنے کتاب و سنت کی دلیل آ جائے اور اس کے مذہب کے خلاف مسئلہ معلوم ہو جائے تو پھر اسے کتاب و سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنا وہ مسلك ترك كر کے کتاب و سنت کے مطابق عمل کرنا ہو گا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے قرآن مجید میں انبیاء و رسل کو چھوڑ کر اپنے آباء و اجداد کے دین کی پیروی کرنے کی مذمت کی ہے اور یہی تقلید ہے جسے اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں رسول کی مخالفت کرتے ہوئے کسی اور کی اتباع کی جائے.

اور پھر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسا کرنا ہر کسی کے لیے حرام ہے، کیونکہ اللہ خالق کی مخالفت میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائیگی، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری تو ہر خاص و عام پر ہر وقت اور ہر دور میں اس کے پوشیدہ اور اعلانیہ سب حالات میں فرض ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں تقریبا چالیس مقام پر سب لوگوں کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری فرض کی ہے.

استدلال کرنے سے عاجز شخص کے لیے جمہور علماء کرام کے ہاں تقلید کرنی جائز ہے، اور ایسی تقلید جس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی نافرمانی ہوتی ہو وہ نص اور اجماع کے مطابق حرام ہے، چاہے یہ مخالفت کرنے والی کوئی بھی شخص ہو اس کی بات نہیں مانی جائیگی " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (19 / 260 ـ 266).

سلف صالحین کے اتباع و پیروکار وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عقائد و فقہ اور سلوك میں کتاب و سنت پر استقامت اختیار کی اور کتاب و سنت سے جو کچھ ثابت ہے اس کی کہیں بھی مخالفت نہ کی اور امت کے سلف کے اجماع پر عمل کیا.

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" سلفی مذہب سے مراد وہ مسلك ہے جس پر ا سامت کے سلف صحابہ کرام اور تابعین عظام اور آئمہ کرام تھے،

صحیح عقائد اور منہج سلیم اور ایمان صادق شرعی اور ادبی اور سلوك اور عقیدہ کے اعتبار سے جس پر صحابہ کرام تھے، اور بدعتی و منحرف قسم کی جماعتوں اور افراد کے خلاف سلفی منہج کہلاتا ہے.

آئمہ اربعہ کے منہج کی دعوت دینے والوں میں سب سے واضح شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے تلامیذ اور شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ان کے تلامیذ اور ہر مصلح اور مجدد شامل ہے جس سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا.

انہیں اہل سنت و الجماعت کا نام دینے میں کوئی حرج نہیں تاکہ منحرف مذاہب اور منہج سلیم کے درمیان فرق کیا جا سکے، اور یہ نام دینا تزکیہ نفس نہیں کہلاتا، بلکہ یہ اہل حق اور اہل باطل کے مابین امتیاز کی نشانی ہے " انتہی

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (1) سوال نمبر (206).

اس بنا پر اگر کسی مسلمان عورت کے لیے کوئی ایسا رشتہ آئے جس کا اخلاق اور دین پسندیدہ ہو تو اسے وہ رشتہ قبول کر لینا چاہیے چاہے وہ ان مذاہب اربعہ میں سے کسی کی طرف بھی منسوب نہ ہو.

لیکن اگر اس کے لیے آنے والا رشتہ کسی گمراہ فرقے کی طرف منسوب ہو تو پھر اسے وہ رشتہ قبول نہیں کرنا چاہیے.

واللہ اعلم .